आज़ादी का अमृत महोत्सव

G20

ISSN 0548-0663 (UGC CARE List)

زبان وادب، تہذیب وثقافت کا ترجمان

نیا دور

مارچ ۲۰۲۲ء

۱۵/روپے

محکمہ اطلاعات ورابطہ عامہ، اتر پردیش

उत्तर प्रदेश

جلد:76 شمارہ:11

ماہنامہ نیا دور لکھنؤ

مارچ ۲۰۲۲ء

سرپرست
جناب سنجے پرساد
پرنسپل سکریٹری، محکمہ اطلاعات ورابطہ عامہ، اترپردیش

پبلشر: ششر (ڈائرکٹر، انفارمیشن)

جناب انشمان ترپاٹھی (ایڈیشنل ڈائرکٹر، انفارمیشن)

ادارتی مشیر
محترمہ کُم کُم شرما (ڈپٹی ڈائرکٹر، انفارمیشن)

ایڈیٹر
ریحان عباس
رابطہ:9838931772
Email:nayadaurmonthly@gmail.com

معاون: شاہد کمال

رابطہ برائے سرکولیشن وزرِ سالانہ:
صباعرفی:7705800953
آسیہ خاتون

تزئین کار: ایم. ایچ. ندوی
مطبوعہ: پرکاش پیکجرس، گولہ گنج، لکھنؤ
شائع کردہ: محکمہ اطلاعات ورابطہ عامہ، اترپردیش
زرِ سالانہ: ۱۸۰ روپے
ترسیل زرکا پتہ
ڈائرکٹر انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز ڈپارٹمنٹ
پنڈت دین دیال اُپادھیائے سوچنا پریسر، پارک روڈ،
اترپردیش، لکھنؤ 226001

Pleas send Cheque/Bank Draft in favour of Director,Information & Public Relations Department,Pandit Deendayal Upadhyay Soochna Parisar,UP,Lucknow

خط وکتابت کا پتہ
ایڈیٹر نیا دور، پوسٹ باکس نمبر ۱۴۶، لکھنؤ ۲۲۶۰۰۱
بذریعہ کوریئر/رجسٹرڈ پوسٹ
ایڈیٹر نیادور، انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز ڈپارٹمنٹ
پارک روڈ، سوچنا بھون، اترپردیش، لکھنؤ 226001

اس شمارے میں...

اداریہ — اپنی بات ۲

مضامین

اردو کی خودنوشت سوانح عمریوں کی درجہ بندی	ڈاکٹر سید وجاہت مظہر	۳
دبستان انیسؔ اور ان کے تلامذہ	سلطان آزاد	۹
بال جبرئیل کی نظموں کا تجزیاتی مطالعہ	ڈاکٹر محمد طارق	۱۵
ادب اطفال کے فروغ میں اداروں کی خدمات	ڈاکٹر اعظم انصاری	۱۸
سید محمود الحسن اور نفسیاتی تنقید	عذرا رضوی	۲۰

منظومات

غزل	سلیمان اختر ہاشمی	۱۷
غزل	جمیل احمد جمیل	۲۲
غزلیں	ڈاکٹر قطب سرشار/ لیاقت علی خاں یاسرؔ	۲۳
غزلیں	کوثر پروین کوثر/ محمد افضل	۲۴
غزلیں	محمد اسد اللہ/ عرفان لکھنوی	۲۵

افسانے

وراثت میں ملا بارود	ذاکر فیضی	۲۶
دور کے ڈھول سہانے	ترنم زیدی	۲۹

افسانچے

ہائے عورت	نذیر احمد یوسفی	۲۸
راکھ تلے تحریر/ دعا	صدف جمال/ نیاز احمد آسی	۳۱

ترقیات

اترپردیش ریاست بنے گی عالمی کپڑا صنعت کا مرکز	علیشا	۳۲

ماہنامہ نیادور، information.up.nic.in ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔

قیمت فی شمارہ: پندرہ روپے — سالانہ رکنیت فیس: ایک سو اسی روپے

دوسال کی رکنیت فیس: تین سو ساٹھ روپے — تین سال کی رکنیت فیس: پانچ سو چالیس روپے

نوٹ: اپنی کمپوز شدہ تخلیقات، مندرج ای میل آئی ڈی پر ہی ارسال کریں۔

E:mail:nayadaurmonthly@gmail.com

نیادور میں شائع ہونے والے تمام ترمشمولات میں جن خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے، اس کی پوری ذمہ داری مصنف کی ہے۔ حکومت اترپردیش کا متفق ہونا بہرحال ضروری نہیں ہے۔

For Latest Issues of Naya Daur visit at www.information.up.nic.in

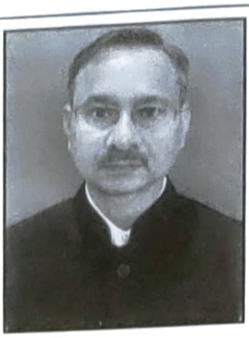

ڈاکٹر اعظم انصاری
اسسٹنٹ پروفیسر خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی لکھنو
9621272244

ادب اطفال کے فروغ میں اداروں کی خدمات

کتب فروش اداروں کے بورڈ پر یہ جملہ جلی حروف میں لکھا ملتا ہے کہ بہتر زندگی کا راستہ بہتر کتابوں سے ہو کر گزرتا ہے۔ یہ بات سو فیصد صحیح ہے کہ بہتر زندگی تعلیم کے ذریعہ ہی ممکن ہے، جو انسان کو انسان بناتی ہے اور ملک وسماج کی تعمیر وترقی، فلاح وبہبود میں کارہائے نمایاں بھی انجام دیتی ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں ہر شہری کو تعلیم یافتہ بنانے کا عمل لگا تار جاری ہے لیکن کچھ نامحدود وسائل و دیگر وجوہات کے سبب ابھی تک یہ ممکن نہیں ہو سکا۔ اگر عوام کو تعلیم یافتہ بنانے کی بات کی جائے تو ۱۹۹۰ کی دہائی میں ملکی پیمانے پر ایک تحریک چلائی گئی تھی جس کا مقصد سب کو تعلیم کی روشنی سے منور کرنا تھا جسے ہم اور آپ سرو شکشا ابھیان کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ تحریک (سرو شکشا ابھیان) بھی اپنے مقاصد کے حصولیابی سے پوری طرح ہمکنار نہیں ہو سکی اس کے لئے سرکاری پالیسی اور عوام کی عملی کوشش کی ناکامی ذمہ دار رہی ہے۔ بالا آخر حکومت ہند نے حقوق تعلیم کو قانونی شکل دینے کا فیصلہ کیا اور ایک بل ۲۰۰۲ء کو پارلیامنٹ میں پیش کیا جو سات سال کے قانونی داؤ پیچ سے گذرنے کے بعد رائٹ ٹو ایجوکیشن ایکٹ ۲۰۰۹ء (Right to Education Act) کے نام سے پاس ہوا اور اپریل ۲۰۱۰ء سے عملی طور پر اسے نافذ کیا گیا ہے۔ اس ایکٹ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ چودھ سال تک کے سبھی بچوں کو تعلیم کا حاصل کرنا ان کا بنیادی حق قرار دیا گیا ہے۔

ہر خواص وعوام کا اتفاق اس بات پر ہے کہ ماں کی آغوش ہی بچے کی تربیت اور اس کی ذہنی نشو ونما کا پہلا مکتب ہے۔ یہاں اس کو بھرپور ذہنی غذا اکتساب کے بغیر میسر ہوتی ہے۔ خاندان کے دیگر افراد غیر رسمی استاد کے طور پر اس بچے کو کھانے، بولنے، چلنے کی تربیت، اس کے ذہنی نشو ونما کو نکھارنے اور بہتر اخلاق واطوار کو سکھانے کی جہد مسلسل کرتے رہتے ہیں۔ بھلے اور برے کے بیچ فرق کرنے کی تمیز کو سکھاتے ہیں۔ انہیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ یہ بچے آنے والے دور میں ملک وقوم کے معمار، اپنے سے چھوٹوں کے مشفق اور بوڑھوں کے ذمہ دار ہیں۔ اس مکتب میں بچہ جو کچھ بھی سیکھتا ہے آگے چل کر وہی اس کی فطرت بن جاتے ہیں۔ وہ تو اس مٹی کی طرح ہے جسے کمہار جس سانچے میں چاہے ڈھال سکتا ہے۔ اسلئے دنیا کے ماہر تعلیم ونفسیات اور دانشوروں نے ان کی تعلیم وتربیت پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ بچے کو جب اسکول یا مکتب میں داخل کرایا جائے تو انہیں مطالعہ کے لئے ایسی کتابیں دی جائیں جو اخلاقی تربیت، کردار سازی اور ذہنی صلاحیتوں کی نشو ونما اور زبان پر عبور حاصل کرنے میں معاون ومددگار ثابت ہوں۔ یہ ذہنی آلودگی اور برائیوں سے پاک وصاف ہوں۔ یہی وہ اسباب ہیں جو ملک کے ہر زبان کے قلم کاروں کو ادب اطفال کی تخلیق وترتیب کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

اگر ہم ادب اطفال کی تخلیق وترتیب کے سلسلے میں اردو زبان وادب کے قلم کاروں کی بات کریں تو ہمیں اس کے ابتدائی نمونے امیر خسرو کی پہیلیوں میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اب تک کی تحقیق کے مطابق امیر خسرو کی تخلیق کو ادب اطفال کی پہلی تخلیق ہونے کا صرف حاصل ہے جو بچوں کو مادری زبان کی تدریس کے مقصد کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ میر تقی میرؔ نے بچوں کے لئے مورنامہ، موہنی بلی، مچھر اور کھٹمل جیسی آسان اور دلچسپ نظمیں لکھی ہیں تو انشاء اللہ خان انشاء نے رانی کیتکی کی کہانی لکھی۔ نظیر اکبر آبادی نے شعوری طور پر بچوں کی معلومات میں اضافے اور دلچسپی کے پیش نظر آسان زبان اور دلچسپ انداز میں گلہری کا بچہ، ریچھ کا بچہ، کورے برتن جیسی متعدد نظمیں لکھیں، تو مرزا غالب نے قادر نامہ لکھ کر ادب اطفال کے سرمایہ میں اضافہ کیا۔

صحیح معنوں میں اردو ادب اطفال کی منظم اور باضابطہ ابتداء ۱۸۷۷ء کو برٹس حکومت کے ذریعہ تشکیل دی 'ٹیکس بک کمیٹی' سے ہوتی ہے

''بابائے ادب اطفال مولوی اسماعیل میرٹھی کی تخلیق وترتیب کردہ اردو درسی کتابیں سب سے زیادہ مشہور ومقبول ہوئیں۔ انہوں نے ۱۸۹۲ء میں اردو زبان کا قاعدہ اور اردو کی پہلی کتاب شائع کی۔ انہوں نے بہت ہی تعلیمی ونفسیاتی عرق ریزی کے بعد ایک سال کے اندر ہی اردو کی دوسری سے لے کر پانچویں تک کی چار کتابیں ترتیب دیں۔ ان کتابوں کی اہمیت وافادیت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۸۹۴ء میں ٹیکس بک کمیٹی نے اس سلسلہ کتب کو منظوری دی اور محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر کے حکم سے اتر پردیش کے تمام ابتدائی مدارس میں اسے درسی کتب کے طور پر داخل نصاب کر لیا گیا۔ اردو زبان کی پہلی کتاب پوری طرح سے نثر میں ہے۔ اردو زبان دوسری سے لے کر پانچویں تک کی کتابیں منثور ومنظوم کا حسین گلدستہ ہیں۔''

جو ہندوستانی مدارس میں رائج درسی کتب کا جائزہ لینے کے لئے بنائی گئی تھی۔ اس کمیٹی نے ۱۸۷۸ء میں اپنی رپورٹ پیش کی اور درسی کتب کی ترتیب و تدوین سے متعلق چند وصول وضع کئے۔ اس کی ذیلی کمیٹیاں بھی بنائی گئیں۔ ہر کمیٹی تمام مضامین کی کتابوں کی ترتیب و تدوین، ترجمے و اشاعت کے علاوہ دیسی زبانوں کے ادب کی ترویج، لائبریری اور حوالہ جاتی کتابوں کا انتظام بھی کرتی تھی۔ صوبہ پنجاب میں محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر کرنل ہالرائڈ اور میجر فیلر کی زیر سرپرستی بچوں کی تعلیم و تربیت کے مقاصد کو پیش نظر رکھ کر کتابیں ترتیب دی گئیں اور وہیں سے شائع بھی ہوئیں۔ ان کتابوں کی ترتیب و تدوین میں محمد حسین آزاد، پیاری لال آشوب اور مولانا الطاف حسین حالی جیسے صاحب قلم نے کلیدی رول ادا کیا۔ ان کتابوں کے نظم و نثر کے مواد کی فراہمی کے لئے ان ادیبوں نے خود بچوں کے لئے لکھا اور دیگر صاحب قلم کو بھی لکھنے پر مجبور کیا۔ محمد حسین آزاد کی سلام علیک، جیسا چاہو سمجھو، ہے امتحان سر پر کھڑا، شب سرما، شب ابر جیسی نظمیں اور مرغ صبح کی ہوا خوری، کوا گلہری، لڑکا مدرسہ جاتا ہے، کھانا پک رہا ہے، نیزہ بازی اور لڑکے کھیل رہے ہیں جیسے دلچسپ مضامین شامل ہیں۔ حالی کی نظموں میں خدا کی شان، میں کیا بنوں گا، لاڈلا بیٹا، امید، سپاہی، جواں مردی کا کام، راست گوئی، دھان بونا وغیرہ ان کی مقبول نظمیں ہیں۔

حالی کی کتاب ''مجالس النساء'' کو حکومت ہند نے انعام سے نوازا اور صوبہ پنجاب اور متحدہ صوبہ (اودھ) کے مدارس نسواں کے نصاب میں شامل بھی کیا۔ ان قلم کاروں کی نظمیں بچوں کے اندر پند و نصیحت، حب الوطنی اور انسان دوستی کا جذبہ بیدار کرنے میں پوری طرح سے کامیاب ہیں۔ انہوں نے ۱۸۶۷ء سے ۱۸۶۹ء کے درمیان اردو کتابوں کے دو سلسلے مرتب کئے۔ (۱) قدیم۔ یہ اردو کی پہلی اور دوسری کتاب پر مشتمل تھا۔ (۲) جدید۔ یہ اردو کی پہلی سے چوتھی کتاب پر مشتمل تھا۔ انجمن پنجاب کی ان کتابوں کی اشاعت کے بعد ہندوستان کے مختلف صوبوں میں بچوں کی درسی کتب کی تخلیق و ترتیب کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا۔

بابائے ادب اطفال مولوی اسماعیل میرٹھی کی تخلیق و ترتیب کردہ اردو درسی کتابیں سب سے زیادہ مشہور و مقبول ہوئیں۔ انہوں نے ۱۸۹۲ء میں اردو زبان کا قاعدہ اور اردو کی پہلی کتاب شائع کی۔ انہوں نے بہت ہی تعلیمی و نفسیاتی عرق ریزی کے بعد ایک سال کے اندر ہی اردو کی دوسری سے لے کر پانچویں تک کی چار کتابیں ترتیب دیں۔ ان کتابوں کی اہمیت و افادیت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۸۹۴ء میں ٹیکس بک کمیٹی نے اس سلسلہ کتب کو منظوری دی اور محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر کے حکم سے اتر پردیش کے تمام ابتدائی مدارس میں اسے درسی کتب کے طور پر داخل نصاب کرلیا گیا۔ اردو زبان کی پہلی کتاب پوری طرح سے نثر میں ہے۔ اردو زبان دوسری سے لے کر پانچویں تک کی کتابیں منثور و منظوم کا حسین گلدستہ ہیں۔ اسماعیل میرٹھی کی ہماری گائے، ایک جگنو اور بچہ، (دوسری کتاب)، صبح کی آمد، سچ اور جھوٹ، (تیسری کتاب)، بارش کا پہلا قطرہ (چوتھی کتاب) وغیرہ نظمیں اور چوہے اور بلی (دوسری کتاب)، تندرستی (تیسری کتاب) وغیرہ مضامین شامل ہیں۔ ان کتابوں کے اب تک تقریباً ۱۵۰ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۱۳ سال گذر جانے کے بعد بھی یہ کتاب اتر پردیش کے مدارس کے نصاب میں شامل ہے اور اسی سے اس کی اہمیت و مقبولیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے علامہ اقبال اور احمد شجاع نے مشترکہ طور پر 'اردو کورس' کے نام سے درسی کتاب ترتیب دی تھی جو صوبہ پنجاب کے محکمہ تعلیم سے منظور ہونے کے بعد وہاں کے نظام تعلیم کا حصہ بنی۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق نے اپنی نگرانی میں پہلی سے لے کر آٹھویں جماعت تک کے لئے اردو کتابوں کو مرتب کرایا۔ ان کتابوں کی خاص بات یہ تھی کہ ہر کتاب کے لئے علاحدہ مجلس ادارت تشکیل دی گئی تھی اور یہ انجمن ترقی اردو سے شائع ہوئیں۔ احمد نگر کے شیخ محمد چاند نے بولتا قاعدہ کے نام سے پہلی سے لے کر آٹھویں جماعت کے لئے درسی کتب تیار کی۔ خواجہ غلام السیدین نے بھی سلسلہ نصاب اردو کے نام سے درسی کتابیں ترتیب دیں۔ آندھرا پردیش کے سعادت نظیر نے 'ہماری اردو' کے نام سے درسی کتابیں مرتب کیں تو جماعت ہند کے زیر انتظام چلنے والے مدارس کے لئے ہماری کتاب کے نام سے درسی کتاب ترتیب دی گئی ہے۔

ہمارے ملک کا سب سے بڑا وفعال ادارہ این سی ای آر ٹی ہے جو ملک کی مختلف زبانوں میں ادب اطفال کو فروغ دینے کے لئے الگ الگ زبانوں کے ماہر تعلیم ونفسیات کا ورک شاپ آرگنائز کراتا ہے اور اس کے بعد وسیع پیمانے پر نصابی کتب کو شائع کرتا ہے۔ قومی کونسل برائے اردو زبان بھی بہت بڑے پیمانے پر ادب اطفال کے موضوع کے متعلق ملک کے مختلف ادیبوں کی تخلیقات کو گاہے بہ گاہے شائع کرتا رہتا ہے۔ نیشنل بک ٹرسٹ آف انڈیا بھی ادب اطفال کی اشاعت کا کام انجام دے رہا ہے۔ مختلف صوبوں کی اردو اکادمیاں ادب اطفال کی نصابی کتب کی ترتیب میں اہم کارنامہ انجام دے رہی ہیں۔ صوبائی سطح پر سرکاری اسکولوں میں بال بھارتی کے ذریعہ اردو زبان کی چھٹویں جماعت سے لے کر آٹھویں جماعت تک کی نصابی کتابوں کو اردو کے ماہر تعلیم کے ذریعہ ترتیب دیا جارہا ہے۔ مختلف پبلیکشنز (مکتبہ جامعہ، مکتبہ الحسنات، ایجوکیشنل بک ڈپو، ایجوکیشنل بک ہاؤس وغیرہ) کے ذریعہ ترتیب کے زیور سے آراستہ ہوکر جو کتابیں شائع ہوتی ہیں وہ وغیر سرکاری اور انگریزی میڈیم اسکولوں کے نصاب کی زینت بنتی ہیں۔

عہد حاضر میں بچوں کی انٹرنیٹ میں بڑھتی دلچسپی اور اس کی اہمیت و مقبولیت کو مدنظر رکھتے ہوئے این سی ای آر ٹی اور دوسرے اداروں نے ای پاٹھ شالا اور ای بستہ کے تحت ادب اطفال کو فروغ دینا شروع کر دیا ہے۔ این سی ای آر ٹی نے اپنے ساری درسی کتابوں کو ہر خاص و عام کی رسائی کے لئے اس کو انٹرنیٹ سے جوڑ دیا ہے۔ اس نے تعلیم بالغاں اور ادب اطفال کو ڈیجیٹل بنا کر کے اس کو ای پاٹھ شالا سے جوڑ دیا ہے تاکہ ایٹرنیٹ کے ذریعہ ہم اس متن کو کبھی بھی کہیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ای پاٹھ شالا کو تخلیق و ترتیب دینے کا کام اٹل پاریکھ میموریل ٹرسٹ نے بہت ہی حسن وخوبی کے ساتھ کار ہائے نمایاں انجام دیا ہے۔ سرکار نے ڈیجیٹل انڈیا کے تحت چلائے گئے پراگرام کے تحت ای بستہ پر کام کر رہی ہے تاکہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعہ ادب اطفال کو بچوں تک آسانی سے دستیاب کرایا جاسکے جس میں ان کی تدریسی دلچسپی بھی برقرار رہ سکے۔

□□□

گزارش

برائے کرم اشاعت کے لیے اپنی تخلیقات کے ساتھ اپنے بینک اکاؤنٹ کی تفصیلات، بینک اکاؤنٹ نمبر، بینک کا نام و برانچ کا نام، آئی ایف ایس سی کوڈ نمبر ضرور تحریر کریں۔

اس کے بغیر کسی بھی تخلیق کی اشاعت پر غور نہیں کیا جائے گا۔

Name:-

Account No:-

Bank and Branch Name:-

IFSC No:-

ایڈیٹر نیا دور